REGD No P. 37
رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶

اکاون سال کی حیات آفریں ضیا پاشی کے بعد

آسمانِ احمدیت کا ماہتاب غروب ہو گیا!!

بالآخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور جماعت کے محبوب امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور بلا لیا!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

قادیان ۹ نومبر۔ اشکبار آنکھوں، دھڑکتے دل اور کانپتے ہاتھوں سے احباب تک یہ اندوہناک خبر پہنچائی جاتی ہے کہ کل مورخہ ۸ نومبر کی درمیانی شب پیارے آقا محبوب امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جماعت کے لاکھوں لاکھ افراد کو نہایت درجہ سوگوار بنا کر اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں کہ ۱۹۵۴ء میں حضور کو بیماری کا پہلا حملہ ہوا جس کے بعد ۱۹۵۵ء میں حضور علاج کی غرض سے یورپ بھی تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر وقتی طور پر افاقہ بھی ہو گیا۔ لیکن ۱۹۵۹ء میں بیماری کا دوسرا حملہ ہوا۔ اور شدید بے چینی اور اعصاب کی تکلیف کبھی کم کبھی زیادہ چلتی رہی اور اسی سبب سے حضور اب تک صاحب فراش رہے۔ اس قدر طویل علالت میں حضور کے وجود سے صبر ایوبی کا اعلیٰ نمونہ دیکھا گیا۔ اور علالت طبع کے باوجود حسب توفیق جماعت کی راہنمائی فرماتے رہے۔ اس قدر طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے عمومی کمزوری کے ساتھ گذشتہ تین ہفتہ سے بعض دوسرے عوارض پیدا ہو گئے۔ چنانچہ پہلے تو ۷ نومبر کی شام کو بیماری کے تشویشناک صورت اختیار کر جانے کی خبر سنی گئی۔ لیکن اگلے روز صبح کو وہ اندوہناک خبر بھی سن لی گئی جس کے لئے جماعت میں سے کوئی شخص بھی تیار نہ تھا۔ لیکن بموجب کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام خدا کی تقدیر غالب آئی اور حضور اس رات سوا دو بجے اس جہانِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو کر اپنے محبوبِ حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اللھم ارحمہ وارفع درجاتہ فی اعلیٰ علیین۔

یہ دلدوز خبر سنتے ہی مقامی طور پر قادیان کے احمدیہ محلہ میں غم و اندوہ کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اشکبار آنکھوں اور غمگین دلوں اور لڑکھڑاتے قدموں سے سبھی اہالیان احمدیہ محلہ دارالمسیح میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے شروع ہو گئے۔ کچھ دیر بعد احباب جماعت کثیر تعداد میں مسجد مبارک میں جمع ہو گئے۔ اس جانکاہ صدمہ کے سبب سبھی بے حال ہوتے جا رہے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ آگے بڑھے اور محراب میں کھڑے ہو کر بڑے ہی مؤثر اور دلنشیں انداز میں اس صدمہ عظیمہ پر احبابِ جماعت کو اسلامی صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھلانے اور غیر معمولی دعاؤں پر زیادہ زور دینے اور کثرت سے استغفار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

رقت سے پُر بھرائی ہوئی آواز میں آپ نے حاضر الوقت احباب کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ وقت ہر انسان پر آنا ضروری ہے۔ آپ میں سے ہر شخص اپنے اس گہرے روحانی تعلق کی وجہ سے اس صدمہ کی وجہ سے اندوہگین ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور رض نے اپنے ۵۱ سالہ دورِ خلافت میں جس طرح جماعت کے سر پر ایک مشفق باپ کی طرح اپنا مبارک ہاتھ رکھا۔ اور ہر موقعہ پر جماعت کی بہترین راہنمائی فرمائی۔ وہ ایک کھلی کتاب ہے آپ نے فرمایا۔ جماعت کے ہر فرد کو حضور انور رض کی ذات سے جو والہانہ عقیدت اور سچی محبت تھی وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ مجھے اس کا بخوبی احساس ہے۔ اور حضور کے ساتھ احبابِ جماعت کا یہ گہرا روحانی تعلق ہی ہے کہ اب حضور کے مقدس وجود کو اپنے اندر نہ پاکر حضور کی جدائی سب پر شاق گزرتی ہے۔

آپ نے فرمایا اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اپنے سروں سے حضور کے بابرکت سایہ کے اُٹھ جانے سے آج ہم اپنے تئیں گویا یتیم محسوس کرتے ہیں۔ لیکن برگزیدہ اور باخدا روحانی جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے ہمارے دل اس یقین سے معمور ہونے چاہئیں کہ ہمارا زندہ خدا ہمیں ہمیشہ کے لئے یتیم نہیں رہنے دے گا۔ وہ اپنی خاص حکمتوں کے تحت ایسے افراد کو کھڑا کرتا چلا جائے گا جو جماعت کی صحیح قیادت کرتے چلے جائیں۔ اس لئے احباب جماعت کو سب سے پہلے تو اس صدمہ عظیمہ کو اعلیٰ درجہ کے اسلامی صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے۔ گو تقاضا فطرت بے شک اس وقت ہماری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ اور دل نہایت درجہ غمگین ہیں لیکن ہماری زبانوں پر کوئی ایسی بات یا کلمہ نہیں آنا چاہیئے جو اسلامی تعلیمات اور احمدیت کی روایات کے خلاف ہو اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے منافی ہو۔

آپ نے فرمایا دوسرے نمبر پر اس وقت ہمیں بہت زیادہ استغفار کرنا چاہیئے۔ اور خاص دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی خاص راہنمائی فرمائے۔ اور جماعت کی صحیح قیادت کے سامان فرمائے۔"

آپ نے فرمایا اس وقت جماعت پر نئے خلیفہ کے انتخاب کی ایک بھاری اور نازک اہم ذمہ داری آن پڑی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انتخاب میں حصہ لینے والوں کو اپنے فضل سے خود راہنمائی فرمائے اور اس شخص کو سامنے لائے جو اس کی نظر میں موزوں اور اس اہم ذمہ داری کے قابل ہو۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور جماعت کی وحدت کو قائم رکھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ ایک پُرسوز اجتماعی دعا کی گئی جس میں مردوں کے علاوہ مستورات اور بچوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مستورات مسجد مبارک کے شمال طرف بیت الفکر اور دالان حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا میں جمع تھیں۔

نیز نظارت علیا کی طرف سے ملک کی بڑی بڑی جماعتوں کو بذریعہ تار اس اندوہناک خبر سے آگاہ کیا گیا۔ آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضور رض کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... آرٹ امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
۱۱ر نومبر ۱۹۶۵ء

ایک عظیم سانحہ ارتحال

ہاتھ کانپ رہے ہیں، قلم لرز رہا ہے۔ دل و دماغ میں المناک جذبات کا ایک طوفان برپا ہے۔ یہ روح فرسا الفاظ لکھیں تو کیونکر لکھیں کہ پچیس لاکھ احمدیوں کے بیحد قابلِ احترام اور محبوب رہنما اور امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کا جماعتِ احمدیہ کی پونے باون سالہ کامیاب اور شاندار قیادت کے بعد ۸ر نومبر کو صبح سویرے ربوہ میں وصال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج مذہبی دنیا کا وہ عظیم المرتبت انسان اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گیا جو ۱۹۱۴ء میں صرف پچیس سال کی عمر میں ایک نہایت چھوٹی سی اور بے سر و سامان جماعت کی قیادت و خلافت کا بوجھ اپنے کندھوں پر لے کر اٹھا اور اپنی عمرِ عزیز کا ہر ہر لمحہ خدمتِ دین میں صرف کر کے جماعت کو زمین کے دور دراز کناروں تک پہنچا کر اسے ترقی اور سربلندی کے نقطۂ عروج پر پہنچا دیا۔

آج وہ جلیل القدر انسان ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا جو حیرت انگیز صلاحیتوں اور قابلیتوں کا مالک تھا۔ جس کے قلم میں سحر تھا۔ جس کی زبان میں جادو تھا اور جس کے دماغ میں جماعت کی ترقی اور وسعت کے لئے ہر روز نئی سے نئی اسکیمیں جنم لیتی تھیں۔ اور پھر اسی کے ہاتھوں کامرانیوں سے ہم کنار ہوتی تھیں۔

وہ بطلِ جلیل ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو سریر آرائے مسندِ خلافت ہوا جب کہ ایک طرف اس چھوٹی سی جماعت کو سخت مالی مشکلات کا سامنا تھا تو دوسری طرف غیر مبائعین کے فتنہ نے جو ایک عرصہ سے خفیہ طور پر پرورش پا رہا تھا عین ۱۴ر مارچ کو اپنی کمین گاہوں سے نکل کر جماعت اور خلافت پر بھرپور حملہ کر دیا۔ اور تیسری طرف جماعت کے پرانے مخالفین کی ریشہ دوانیاں تھیں۔ وہ محبوب و مقدس امام اٹھا۔ اور ان تینوں محاذوں پر اس نے بیک وقت دفاعی حملہ کر دیا۔ اور ایک ناقابلِ شکست عزم کے ساتھ فتح مند جرنیل کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

وہ اولو العزم موعود خلیفہ جسے اللہ تعالیٰ نے بڑی ہی فیاضی کے ساتھ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا تھا۔ اپنے خدا داد علم و ذہانت کے ساتھ پونے باون سال تک زبان و قلم سے علم و عرفان کے دریا بہاتا رہا۔ وہ اپنی ولولہ انگیز تقریروں اور خطبات سے مُردوں کو زندگی بخشتا رہا اور اپنے زورِ قلم کی سحر انگیزیوں سے ذہنوں کو گرماتا رہا۔ اس کی زبان سے نکاتِ معرفت کے موتی جھڑتے تھے۔ اور اس کے قلم سے گوہرِ آبدار نکلتے تھے۔ اس کے ہزاروں خطبات اور تقاریر اور درجنوں تصانیف رہتی دنیا تک دلوں کو تابانیاں بخشتی رہیں گی۔ خدا کے اس شاگردِ خاص کے علمی کارنامے اتنے عظیم القدر ہیں کہ اگر ہم صرف تفسیرِ کبیر ہی کا ذکر کر دیں تو حضور کے علمی معجزہ کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

وہ محبوب امام جس نے صرف خلافت کی بہت بڑی ذمہ داریاں ہی نہیں نبھائیں بلکہ ایک عرصۂ دراز تک لاکھوں دلوں پر حکومت کی۔ جس نے جماعت کے قلوب کی گہرائیوں میں جگہ پائی۔ جس کی محبت و عزت ہر مخلص احمدی کے رگ و ریشے میں رچی بسی ہوئی تھی۔ وہ آج لاکھوں دلوں کو ملول و حزیں بنا کر مرفوع الی اللہ ہو گیا۔

مسیح الزمان کا وہ فرزندِ موعود جو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا مظہرِ جلیل و جمیل تھا۔ ہمارا روحانی باپ تھا مگر حق یہ ہے کہ ہمیں وہ حقیقی جسمانی باپوں سے زیادہ عزیز تھا اور ہر محبوب سے زیادہ محبوب اور ہر محترم سے زیادہ محترم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہے ہیں۔ اور قدرتی طور پر ہمارے مغموم و محزون دلوں سے یہ درد بھری صدائیں نکل رہی ہیں کہ کاش! ہمارا محبوب و مقدس آقا لمبے عرصہ تک ہمیں اپنے سایۂ عاطفت میں رکھتا لیکن ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہمارے دلوں کی یہ آواز رضائے الٰہی کے مقابلہ میں تو نہیں اٹھ رہی اس لئے ہم اپنے دائمی آقا کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اسی سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما اور ہمارے دلوں کے زخموں کے لئے اپنے دستِ عظیم سے مرہم نازل فرما۔ اور اپنی قدرتِ ثانیہ کو ہمارے اندر دائم و مستحکم رکھ کر ہم پر اپنے وعدہ کے مطابق روحانی سکینت نازل فرما کہ تو ہی سب سہاروں سے بڑا سہارا ہے

اے مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت! بے شک یہ صدمہ تیرے لئے بہت ہی بڑا ہے بلاشبہ تجھ پر ایک زلزلہ کی کیفیت اس وقت طاری ہے۔ اور لاجرم غم و اندوہ کے بادل تجھ پر چھائے ہوئے ہیں۔ مگر تو یقین رکھ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ تو ایک ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ تجھے دین اور انسانیت کی خدمت کا کام سونپا گیا ہے اور اس کام کی تکمیل کا ذمہ خود خدائے عرش نے لے رکھا ہے۔ اس نے تجھے ہزاروں آفتوں اور طوفانوں سے صحیح و سالم گذار کر ایک سے لاکھوں بنایا ہے وہ اب بھی تیرے ساتھ ہے اور یہ اس کا دائمی وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔ تو بے شک آج جی بھر کر آنسو بہا کہ یہ تیرا حق ہے کیونکہ تیرا محبوب آقا تجھے داغِ مفارقت دے گیا ہے۔ مگر مایوس نہ ہو اور مومنانہ صبر و استقامت کے ساتھ اس صدمے کو برداشت کر کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اے مسیح الزماں کی جماعت! تیرے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے۔ تجھے ہر انسان تک، دنیا کے ہر گوشے میں اللہ تعالیٰ کا نام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور اپنے اس فرضِ منصبی اور منزلِ مقصود کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اپنی محبت کا زبانی اور وقتی نہیں بلکہ عملی اور دائمی ثبوت دینا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ حضور انورؓ کے ارشادات اور تحریکات پر خود بھی لبیک کہنا ہے اور اپنی اولادوں کو بھی لبیک کہنے کے لئے تیار کرنا ہے۔

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے اور گہرا دلی رابطہ و تعلق ہوتا ہے ہم اس کے نام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں جوڑ سکتے یا نہیں جوڑنا چاہتے۔ لیکن موت بہرحال لازمی اور اٹل حقیقت ہے جو آج تک ہر محب سے منوائی گئی اور قیامت تک منوائی جاتی رہے گی۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت بعض صحابہؓ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے اور حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر انسان تلوار سونت کر یہ چیلنج دے اٹھا تھا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ محمد (صلعم) فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑے ہی حقیقی اور بڑے ہی تاریخی الفاظ میں فرمایا تھا کہ جو شخص محمد (صلعم) کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ آج محمد (صلعم) فوت ہو چکے ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا یہ تاریخی قول ایک دائمی حقیقت اور صداقت ہے جو رہتی دنیا تک اہلِ اسلام کے لئے مشعلِ راہ رہے گا۔ اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے اس قول کو مشعلِ راہ بنا رہے ہیں۔ اے ہمارے آسمانی آقا تو ہمارے دلوں کو سہارا دے اور ہمیں توفیق بخش کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے تیرے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ہمیشہ قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور اے ہمارے خدا تو ہمارے محبوب اور اپنے محبوب کے مدارج کو بلند فرما۔ اور ساری جماعت احمدیہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما آمین ثم آمین۔

ن۔ ا۔ گ

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑیگا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ!
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ ثالث کا انتخاب

بھارت کی تمام جماعتیں اور افراد بیعتِ خلافت کی اطلاع قادیان بھجوائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا غیر معمولی ریزولیشن نمبر ۲۲۰ ۹-۱۱-۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفاتِ حسرت آیات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حضور انور رضی اللہ عنہ کے مناقب - ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب اور جماعتہائے بھارت کیلئے تمام بیعتِ خلافت ثالثہ کی ہدایت پر مشتمل جو غیر معمولی ریزولیشن پاس فرمایا ہے اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدر انجمن احمدیہ قادیان آج بتاریخ ۹ر نومبر ۱۹۶۵ء اپنے غیر معمولی اجلاس میں حضرت حاجی الحرمین صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اعلی اللہ درجاتہ فی اعلی علیین) کے انتقال پر ملال پر اظہارِ حزن و الم کرتی ہے - اور آپؓ کے خاندان سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے - آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مصداق پسرِ موعود اور مصلح موعود تھے - ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی - اور ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ سریر آرائے خلافت ہوئے - اور قریباً باون سالہ عہدِ خلافت میں نہایت اولوالعزمی اور جاں نثاری سے احمدیت کے ننھے پودے کی آبیاری کر کے اسے تناور درخت بنا کر ۸/۷ نومبر کی شب کو دو بج کر بیس منٹ (پاکستانی وقت) پر بمقام ربوہ (پاکستان) آپ نے اپنی جان اپنے مالکِ حقیقی کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام -

آپ جیسے بطلِ جلیل کے احسانات عظیمہ کے لئے جماعتِ احمدیہ تاقیامت آپ کی ممنون رہے گی - آپ نے باوجود اپنی جواں سالی کے کہنہ مشق اور بارسوخ غیر مبائعین کے فتنہ کا نہایت کامرانی سے استیصال کیا - آپ نے تحریکِ جدید - تحریک وقفِ جدید اور دیگر بہترین منصوبوں کے ذریعہ بالخصوص افریقہ اور یورپ میں مساجد کی تعمیر - قرآن مجید کے تراجم اور تبلیغ و تربیت کے قابلِ قدر مستقل مراکز قائم کئے اور دیباچہ قرآن مجید، تفسیرِ کبیر اور قریباً نصف صد کتب اور ہزارہا خطبات و تقاریر کے ذریعہ - اور جماعت کے علماء سے تصانیف کرا کے ایک زریں علمی اور دینی خزانہ رہتی دنیا تک کے لئے آپ نے مہیا فرمایا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے اجراء کے ذریعہ سینکڑوں علماءِ دین و مجاہدین پیدا کئے - رسالہ تشحیذ الاذہان ۔ اور موجودہ روزنامہ الفضل آپ کے ذریعہ معرضِ وجود میں آئے - اور انصار اللہ - خدام الاحمدیہ - اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے قیام کے ذریعہ آپ نے جماعت کے مرد و زن کے ہر طبقہ کی تربیت کا نہایت مفید انتظام فرمایا - آپ کی پیہم مساعیٔ جمیلہ کے نتیجہ میں جہاں ملکانہ کے علاقہ میں غیر مسلم غنیم نے شکست تسلیم کی اور میدانِ مبارزت چھوڑ بھاگا - وہاں حال میں دنیائے عیسائیت افریقہ میں جسے وہ اپنا شکار سمجھتی تھی احمدیت کی وجہ سے اپنی ناقابلِ یقین شکست کا اقرار کرنے پر مجبور ہوئی ہے -

آپ نے ہجرت کے موقع پر تمام جماعت قادیان کو بحفاظت دار الہجرت میں پہونچایا اور پھر ربوہ جیسا عظیم الشان اور قابلِ صد رشک مرکزِ اشاعتِ اسلام قائم کر کے جماعت کو وہاں آباد کیا اور ساتھ ہی تقسیم ملک کے ہولناک اور قیامت آسا زمانہ میں قادیان کو مشرقی پنجاب میں جو مسلمانوں سے یکسر خالی ہو چکا تھا نہ صرف آباد رکھنا بلکہ از سرِ نو تبلیغِ اسلام کا زندہ مرکز بنانا آپ کے ذہنِ وقّاد اور اولوالعزم طبیع کا ایک شاہکار ہے - آپ کی یادگار جماعت احمدیہ ہے جو اپنی علمی، اخلاقی روحانی اور اقتصادی ترقیات کے لئے تاقیامت آپ کی ممنون ہے - آپ نے جماعت کے قلوب میں تنظیم، خلافت سے وابستگی، اور مالی اور جانی قربانیاں کرنے، اور ایثار و قربانی، توکل علے اللہ اور انابت الی اللہ کے جذبات راسخ و مستحکم کئے اور ہر اڑے وقت میں امتِ مسلمہ کی بروقت اور قابلِ قدر امداد فرمائی۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی روح پر دائماً برکات و انوار کی بارش فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو درجاتِ رفیعہ عطا کرے اور آپ کے خاندان اور جماعت کو ہمیشہ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین یا رب العالمین

ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں پر شاکر ہیں کہ اس نے اپنے خاص فضل و رحم سے جماعت میں خلافت کی قدرتِ ثانیہ جاری رکھی اور جماعتِ احمدیہ نے حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے کو جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ ثالث کے طور پر منتخب فرمایا - ہم صدقِ دل سے آپ کی خلافت کو قبول کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم جملہ نیک اور معروف امور میں آپ کی کامل اطاعت کریں گے - اور ہم اس یقین سے پر ہیں کہ آپ کی خلافت کا انتخاب منشاء و تصرفِ الٰہی سے ہوا ہے اور ہر احمدی پر یہ فرض ہے کہ وہ فوراً آپ کی بیعت کا عہد کر کے خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ اپنے اخلاص و وابستگی کا اظہار کرے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنی برکات سے نوازے - روح القدس سے آپ کی تائید فرمائے اور اس بارِ گراں کے برداشت کرنے میں آپ کا حامی و ناصر ہو - اور آپ کے عہدِ سعادت مہد میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے - اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کے وعدوں کو آپ کے ہاتھ پر پوری شان و شوکت کے ساتھ جلد از جلد پورا فرمائے - اور ہم سب کو آپ کی کامل اطاعت اور دائمی وابستگی اور آپ کے عہدِ مبارک میں دین کی خدمت کی سعادت عطا کرے - آمین اللّٰھم آمین -

اس فیصلہ کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ حرم محترم اور ہر دو ہمشیرگان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ وجملہ اولاد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب - و محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اور اخباراتِ احمدیہ کو دی جائیں - اور نظارتِ علیا کی طرف سے بذریعہ اخبار بدر جملہ ہندوستانی جماعتوں کو اس فیصلہ سے اطلاع دیتے ہوئے یہ گذارش کی جائے کہ وہ تمام افراد کی بیعتِ خلافت کی اطلاع[1] مرکز قادیان میں جلد از جلد بھجوائیں

دستخط ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان

۱- حضرت مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل - ناظر اعلیٰ

۲- 〃 صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ، و ناظر تعلیم۔

۳- محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال

۴- 〃 ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

۵- 〃 چودھری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ

۶- 〃 مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی۔

بخدمت مکرم جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مذکورہ بالا ریزولیشن کی تعمیل میں میں آپ سے، اور آپ کے توسط سے تمام افرادِ جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلد از جلد خلافتِ ثالثہ کی بیعت کی اطلاع مرکز میں ارسال فرمائیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافتِ حقہ کے ساتھ وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار عبدالرحمٰن - ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

---

[1] بیعتِ خلافت ثالثہ کی تمام اطلاعات نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے نام ارسال فرمائی جائیں - ایڈیٹر

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحیدِ کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا

اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی اُن کے اندر قائم رہے گی

اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گذار ہوگی!

اقتباسات تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. (النور ع۷)

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور کئی خلفائے راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اے خلافتِ حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھنے والے مومنو! (چونکہ یہاں خلافت کا ذکر ہے اس لئے اٰمَنُوْا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہو سکتا ہے۔ پس یہ آیت مبائعین کے متعلق ہے، غیر مبائعین کے متعلق نہیں۔ کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے) اور اے خلافتِ حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرنے والو! تم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم ان کیلئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا پر جاری رکھیگا۔ اور اگر ان پر کوئی خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کر کے امن کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی اُن سے اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید کو دنیا میں قائم کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ یعنی مشرک مذاہب کی تردید کرتے رہیں گے اور اسلام کی توحیدِ حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔

خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا۔ تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اسلئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے، اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا۔ میں اگر پیشگوئی کرتا تو مجھ پر الزام ہوتا کہ میری پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی بلکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافۃ ہو گے اور اس کے مطابق عمل کرو گے تو پھر میں خلافت کو تم میں قائم رکھوں گا۔ پس اگر خلافت تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافۃ نہیں رہو گے کافر بالخلافۃ ہو جاؤ گے۔ اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے۔

خلافتِ حقہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ "خلافتِ حقہ اسلامیہ" اسلئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافتِ موسویہ یہودیہ دو حصوں میں تقسیم تھی، ایک دور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے۔ اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دور ہیں ایک دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوا اور اس کی ظاہری شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاء اللہ یہ دور قیامت تک رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافۃ قائم رہا اور خلافت کے قیام کیلئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ" (جامع الصغیر للسیوطی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی غیر قومیں آکر مسلمانوں پر حکومت کرینگی جو زبردستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسی ہی خلافت پھر جاری کر دی جائیگی۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی کہ کچھ اُن میں سے موسیٰ علیہ السلام کے تابع نبی بنائے اور کچھ اُن میں سے بادشاہ بنائے۔ اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے وہ اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ عیسائی اس کیلئے انتخاب کرتے ہیں اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ پھر اُن سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا اسی طرح تمہیں خلیفہ بناؤں گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا میں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت براہ راست ملیگی پھر جب مسیح موعود آجائیگا تو جس طرح مسیح ناصریؑ کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی اسیطرح تمہارے اندر بھی چلاؤنگا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موسیٰؑ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا مگر محمدی سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اسلئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدی مسیح کی جماعت نہیں کریگی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجنے لگ گئے۔ مگر محمدی مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی بلکہ خود قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا اور میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا جیسا کہ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر جماعت اس کو قائم رکھیگی تبھی وہ انعام پائیگی اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا ہزارواں حصہ بھی انجیل میں نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیح ناصریؑ کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپکے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے چنانچہ آپکا الہام ہے

"خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ" (تذکرہ طبع اول ص۲۳۲)

اے مسیح موعود اور اس کی ذریت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گذار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے پھر مُلْكًا عَاضًّا ہوگا۔ پھر ملک جبریہ ہوگا۔ اور اس کے بعد خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ہوگی (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا" (الوصیۃ ص...)

یعنی اگر تم سیدھے رستہ پر چلتے رہوگے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آئیگی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دیکھو لو گو جھوٹی خلافت ہی سہی انیس سو سال سے وہ اس کو لئے چلے آرہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کو بھی اڑتالیس سال ہوئے تو کئی بیّیاں تیتروں کی خوابیں دیکھنے لگیں اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ

"تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو" (الوصیۃ ص...)

سو تم کو بھی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ! ہم کو مومن بالخلافۃ رکھیو۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔

―――*―――

(رسالہ خلافتِ حقہ اسلامیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا پیغام

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالنّاصر

برادرانِ جماعت احمدیہ ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ نے ایک بے حد اندوہناک اور الم انگیز اور دلوں کو تڑپا دینے والی خبر سن لی ہے۔ جس کے لئے آپ کے قلوب قطعاً تیار نہ تھے بلکہ جس کا تصور تک بھی کرنا آپ کے لئے ممکن نہ تھا۔ یعنی ہمارے بے حد محبوب و مقدس امام، میرے جسمانی و روحانی قابلِ صد فخر و احترام والد، اور آپ کے اپنے باپوں سے زیادہ عزیز روحانی باپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود کا قریباً ۷۷ سال کی عمر میں ۸ر نومبر کی صبح کو دو بجکر بیس منٹ پر ربوہ میں وصال ہوگیا ہے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

یہ سانحۂ ارتحال اتنا کربناک اور اندوہگیں ہے کہ آج دنیا کے ہر حصے میں جہاں کہیں بھی احمدیوں کا وجود پایا جاتا ہے غم و الم کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں گی۔ ایسا ہونا لازمی ہے بلکہ ایسا ہونا ہی چاہیئے کیونکہ ہمارے درمیان سے وہ اولوالعزم اور جلیل القدر مصلح اٹھ گیا ہے جس نے اس جماعت کی پونے باون سال تک ایسی عظیم القدر اور شاندار قیادت کی کہ جماعت کو زمین کے کناروں اور رفعتوں کے بام تک پہونچا دیا۔ اور اپنی اس بے مثال قیادت کے باعث وہ جماعت کے ہر فرد کا محبوب قرار پایا۔ جو تلامذۂ رحمٰن میں سے ایک تھا۔ جو ظاہری اور باطنی علوم سے پر تھا اور جو خدا تعالیٰ کے اذن و اشارہ سے زندگی بھر جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے کوشاں رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اپنی کوششوں میں کامیاب ہوتا رہا۔

پس آپ کا حق ہے کہ آپ کی آنکھیں اشکبار ہوں اور آپ کے دل حزن و ملال اور رنج و غم سے پُر ہوں لیکن خبردار ! کہ ہم ایک دینی جماعت کے افراد ہیں۔ ہمیں اس موقع پر اسی حد تک جانے کی اجازت ہے جہاں سے آگے رضائے الٰہی کی حد شروع ہوتی ہے۔ یعنی ہمیں اس صدمۂ جانکاہ کے باوجود بہرحال رضائے الٰہی پر راضی ہونا چاہیئے اور اپنی گردنوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے جھکا دینا چاہیئے کیونکہ وہی ہمارا مطمحِ نظر ہے اور وہی سب محبوبوں سے بڑا محبوب ہے۔ اور وہی ہمارا سب سے بڑا سہارا ہے۔

جیسا کہ ہر احمدی کو معلوم ہے ہماری جماعت منہاجِ نبوت پر قائم ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے صدرِ اوّل کی طرح اس میں خاندانی جانشینی یا گدی نشینی نہیں بلکہ خلافت کا سلسلہ قائم ہے اور یہ عجیب حکمتِ الٰہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت نے متفقہ طور پر حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا جو ہر طرح مسندِ خلافت کے اہل تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے نہ تھے۔ گویا یہ تصرفِ الٰہی تھا۔ جس نے ہماری جماعت کو نہایت پختگی کے ساتھ اس عقیدے پر قائم کر دیا کہ یہ کوئی عام پیروں یا گدی نشینوں کا سلسلہ نہیں، بلکہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوت ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافتِ اولیٰ کی ہر رنگ میں تائید و نصرت فرما کر یہ بھی ثابت کر دیا کہ خلیفے خدا ہی بناتا ہے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب انتخابِ خلیفہ کا وقت آیا تو کچھ برخود غلط لوگ، جن کے ایمانوں میں خامی تھی، باوجود خلافتِ اولیٰ کا جوا چھ سال تک اپنی گردنوں پر رکھے رہنے کے خلافت کے قیام سے انکار کر بیٹھے اور یہ انکار ان کے جھوٹے وقار کا مسئلہ بن گیا۔ اور وہ اپنے اس جھوٹے وقار کو سینے سے لگا کر لاہور چلے گئے۔ کیونکہ قادیان میں موجود پختگیٔ ایمان رکھنے والے اور خلافت کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے والے احمدیوں نے ان کے جھوٹے وقار کی تائید نہ کی۔ اور قدرت کے نوشتوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی رجال من ابناء فارس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضؓ کو خلیفۂ ثانی منتخب کر لیا۔ اور آپؓ کو ایک طویل ترین مدت تک بے مثال اور نمایاں خدمت کا موقعہ دیا اور ہر قدم پر اپنی تائید اور نصرت سے نوازا جس کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں نے کیا اور اس وقت ہماری جماعت میں ہزاروں ہزار ایسے عینی شاہد موجود ہیں جو حلفاً یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ انہوں نے ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء سے ۷ر نومبر ۱۹۶۵ء تک اللہ تعالیٰ کی نصرتوں کو بارش کی طرح خلافتِ ثانیہ کے عہدِ زریں میں برستے دیکھا۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کی صبح کو طلوع ہونے والے سورج نے صرف دو تین لاکھ احمدیوں کو دیکھا مگر ۷ر نومبر ۱۹۶۵ء کو طلوع ہونے والے آفتابِ عالمتاب نے دنیا کے دور دراز کناروں تک مضبوطی سے پھیلی ہوئی پچیس لاکھ کی جماعت دیکھی۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلیفے خدا ہی بنایا کرتا ہے۔ اور جماعت کی یہ حیرت انگیز ترقی، مضبوطی اور پھیلاؤ جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوا، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے کہ

۱۔ جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام علیٰ منہاجِ نبوت ہوا ہے اور ہوتا رہے گا

۲۔ خلیفے خدا ہی بنایا کرتا ہے۔

برادرانِ کرام ! خلافتِ ثانیہ کے عہدِ زریں و تابناک میں ایک خاص ابنِ فارس (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) نے جماعت کی جو گرانقدر خدمات انجام دیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے ابنائے فارس کو سلسلہ عالیہ کی خدمت بجا لانے کی جو توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے شرف قبولیت سے نوازا ہے اور اس خاندان کے تمام افراد نے اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی دے کر جماعت کی کھیتی کی آبیاری لمبے عرصہ تک صبر و ثبات کے ساتھ کی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوئی ہے۔ اور اب جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وصال پر ہمارے دل صدمہ سے چُور ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے سکینت نازل فرمائی ہے اور جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفۂ ثالث منتخب کر لیا ہے۔ گو یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام بھی ہے آئیے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مدارج کو بلند فرمائے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد اور تمام افرادِ جماعت احمدیہ کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۂ ثالث کی تائید و نصرت فرمائے اور آپ کو بہتر رنگ میں جماعت کی قیادت کی توفیق بخشے آمین۔

میں اپنے ذاتی علم اور اٹھارہ سالہ طویل تجربہ کی بناء پر یہ یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بھارت کی تمام جماعتہائے احمدیہ خلافت سے گہری عقیدت اور وابستگی رکھتی ہیں۔ خلافتِ ثانیہ کے آخری ایام میں جب چند شوریدہ سر فتنہ پردازوں نے پمفلٹ بازی لاہور وغیرہ میں شروع کی تو انہوں نے بھارت کے بعض مقامات پر بھی اپنا گندہ لٹریچر بھجوانا شروع کیا۔ لیکن تلاش بسیار کے باوجود انہیں بھارت بھر میں ایک بھی ایسا احمدی نہ مل سکا جو اپنے اندر ایمانی کمزوری یا منافقت کے جراثیم رکھتا ہو یہ بہت ہی واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ بھارت کی تمام جماعتیں خدا کے فضل و کرم سے خلافت احمدیہ پر پورا یقین اور ایمان رکھتی ہیں۔

اس خوشکن صورتِ حال کی موجودگی میں اس امر کی چنداں ضرورت نہ تھی کہ میں بھارت کی مخلص جماعتوں کو خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتا لیکن ایک عمومی فرض کی ادائی اور ثواب کے حصول کے لئے میں بھارت کے تمام احمدی بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرکز کی طرف سے اطلاع ملتے ہی مرکز کی ہدایت کے مطابق خلافتِ ثالثہ کی بیعت کر کے اوّل المومنین میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور اپنے خاندانوں اور اپنی اولادوں کو بھی خلافت کے دامن سے وابستہ کریں۔

ہماری جماعت نے گذشتہ ساڑھے ستاون سال کے لمبے تجربہ سے علیٰ وجہ البصیرت یہ حق الیقین حاصل کر لیا ہے کہ جماعت کی ترقی اور خلافت لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خلافت حقّہ کے سلسلہ کو تا قیامت قائم رکھے اور جماعت کے افراد کو خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

والسلام خاکسار

مرزا وسیم احمد۔ قادیان

داغِ جدائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا سانحۂ ارتحال

از مکرم مولوی کلیم اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نزیل قادیان

۸ نومبر کی صبح بھی کیسی دردانگیز صبح تھی جب افق پر سورج کی کرنوں کے ساتھ غم و اندوہ اور حزن و ملال کی گھنگھور گھٹائیں نمودار ہوئیں۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ساری فضا پر چھا گئیں۔ بزم کائنات اداس اداس سی ہوگئی۔ احمدیوں کے چہرے مرجھا گئے۔ آنکھیں نمناک ہوگئیں۔ اور دل میں رنج فراق کی ٹیسیں اٹھنے لگیں۔ وہ یکتائے زمانہ۔ نادرِ روزگار۔ اور عدیم المثال پیشوا جس نے اکیاون سالوں تک نہایت کامیابی کے ساتھ جماعت احمدیہ کی رہبری کی۔ دنیا سے اٹھ گیا۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے درخشندہ ستارہ ڈوب گیا۔ دنیائے احمدیت سوگوار ہوگئی۔

وہ گوہر گراں مایہ جس کی آب و تاب کے نزدیک "کوہِ نور" کی چمک دمک بھی ماند تھی۔ آج آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ وہ آفتابِ ہدایت جس کی شعاعیں ہزاروں اولیاء۔ اقطاب و ابدال کی روشنی پر غالب تھیں۔ آج وہ مہر عالم تاب ہماری آنکھوں سے روپوش ہوگیا۔

شہیدوں پر موت وارد نہیں ہوتی۔ پھر اس سید الشہداء کی زندگی کا کیا کہنا۔ خدا کی رضامندی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوار پاک۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جوار مبارک۔ بھلا اس زندگی پر ہزاروں مقربین بارگاہ کی زندگیاں کیوں نہ قربان ہوں۔

ہزاروں درود و سلام ہوں اس مقدس وجود پر جس سے نصف صدی تک ایک عالم فیضیاب ہوتا رہا۔ جس کی نظرِ توجہ سے دل کی سوکھی ستیں سیراب ہوگئیں اور جس کی "ضربِ کلیمی" نے خشک چٹانوں میں پانی کے چشمے جاری کر دیئے۔

ہم آج اپنے اُس جلیل القدر خلیفہ پر عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں جو پورے اکیاون سالوں تک وادیٔ ظلمت میں ہدایت کی روشنی دکھاتا رہا یہی وہ ہستی تھی جس نے منصبِ خلافت کی عظمت دوبالا کر دی۔

وہ اولوالعزم وجود۔ وہ فخر رسل۔ وہ مصلح موعود جو خوابیدہ انسانوں کو جگانے اور دیارِ ظلمت میں ہدایت کی شمع جلانے آیا تھا۔ ایک عالم کو بقعۂ نور بنا کر آج خود آغوشِ لحد میں ابدی نیند سو گیا۔

وہ جس کے ظہور سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرزند گرامی ارجمند۔ وہ جس کا نزول، نزول الہٰی کی مانند تھا۔ وہ جس نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی۔ وہ جس کا سینہ شریعت و طریقت کے ظاہری و باطنی اسرار سے معمور تھا۔ آج اپنے ارادت مندوں کی محفل سے اپنے "نفسی نقطۂ آسمان" کی طرف اٹھ گیا۔

وہ "پسر موعود" جسے خدائے ذوالمنن نے حسن و احسان میں مسیح پاک کا مثیل بنایا تھا۔ وہ صاحبِ شکوہ و عظمت۔ وہ فضلِ عمر جس کے دم سے عہدِ فاروقی کی روایات زندہ ہوگئیں۔ آج اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ کیسا روح فرسا ہے یہ لمحہ۔ اور کیسی جانستان ہے یہ گھڑی۔ آج "طائرِ اعلےٰ" کی محفل میں اس کی آمد آمد کا غلغلہ ہے۔ استقبال کو آنکھیں بچھائی جا رہی ہیں۔ تو ہماری انجمن میں آہ و غم کی سسکیاں۔ ہماری آنکھیں اس دلپذیر وجود کے فراق میں خون کے آنسو بہا رہی ہیں۔

ہم اپنے اہل و عیال کے ساتھ قادیان کی زیارت کو آئے ہوئے تھے زندگی کیسی خوشگوار تھی۔ مسجد مبارک دیارِ مسیح اور مزارِ مقدس کی برکات سے مستفید ہو رہے تھے۔ ہم اور ہمارے ساتھی "درویشانِ حرم" یعنی وہ درویش جو مسیح پاک کے آستانے پر دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ ہمارے درمیان اس مقدس خاندان کا ایک بزرگ فرد بھی تھا۔ وہ گل سرسبد یعنی صاحبزادہ حضرت میاں وسیم احمد متعنا اللہ بطول بقائہٖ۔ زندگی کی رنگین صبح و شام۔ ہونٹوں پر کامیاب ماضی کا تبسم۔ اور پیشانی پر ایک شاندار مستقبل کا نور۔ یہ قافلہ دارالامان اسی طرح رواں دواں جا رہا تھا کہ اچانک قضا و قدر کے فرشتوں نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔ اور ہمارے چہرے سوگوار ہوگئے۔ شدتِ غم سے سسکیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ہم بچوں کی طرح بلک بلک کے روئے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آج ہم یتیم ہوگئے تھے۔ ہمیں اپنی یتیمی کا احساس ستا رہا تھا۔ نہیں کہہ سکتے کہ غم کی یہ شدت کیا قیامت برپا کرتی۔ اگر اللہ ان کی جانب سے حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد متعنا اللہ بطول بقائہٖ صبر و استقامت اور وقار و تحمل کا نمونۂ کامل بنکر نمودار نہ ہوتے۔ اور حاضرین کو اس طرح مخاطب نہ فرماتے:۔

"ہمارے دل زخمی ضرور ہیں۔ مگر ہمارا طریق آہ و زاری اور نالہ و شیون نہیں۔ صبر و رضا سے کام لو۔ توبہ و استغفار کرو کیونکہ یہ چند گھنٹے جماعت کے لئے انتہائی نازک ہیں۔ دیکھو شیطان تمہارے دل و دماغ میں راہ نہ پاوے۔ اپنی زبان پر قابو رکھو۔ قیاس و رائے سے کام مت لو۔ اور اب اللہ تعالےٰ جس رنگ میں اپنی قدرت ثانیہ کی تجلی دکھائے اس کے آگے سر جھکا دو۔"

آپ کے اس معرفت افزا خطاب سے دلوں کی کیفیت بدل گئی۔ ہماری ڈھارس بندھ گئی۔ اور اب ہم مسجد مبارک سے نکلے تو اس طرح کہ ہمارے لبوں پر توبہ و استغفار اور دعائیہ کلمات کے سوا اور کچھ نہ تھے۔ ہم خدا کے آگے سربسجود ہیں۔ وہ جس رنگ میں چاہے اپنی "قدرت ثانیہ" کی تجلی دکھائے اور جس کو چاہے مسیحِ پاک کا مظہر بنا کر پیش کرے۔ ہر فیصلۂ الٰہی کے آگے ہمارا سر تسلیم خم ہے۔

خدائی جماعتوں پر اس قسم کی غمناک ساعتیں کتنی بار آ چکی ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا عالم بے قراری میں فرماتی تھیں کہ۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

ہم پر ایسی مصیبتیں نازل ہوئیں کہ اگر ایسے مصائب دنوں پر نازل ہوتے تو وہ بھی راتیں بن جاتے۔

آج ہم بھی اپنے دل میں یہی کیفیت محسوس کر رہے ہیں۔ واقعی ہمارے سامنے دنیا اندھیری رات ہوگئی ہے۔ وہ پُرعظمت انسان جس سے نظم عالم برقرار تھا جسے دیکھ کر بادل برستے۔ سورج طلوع ہوتا اور کھیتیاں پکتیں۔ آج ہم سے جدا ہوگیا ہم حوادثِ زمانہ سے متاثر ہونے والے نہیں۔ مگر اس حادثۂ روزگار نے تو ہمیں بالکل مضمحل اور نڈھال کر دیا۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ

کل جمیلٍ لنا قد وب کل ما یُرلنا عیون

تمام اشکباروں کی سوزش ہمارے دلوں میں پیدا ہوگئی ہے اور آنکھیں پانی بنکر بہہ رہی ہیں۔ یہ اس مطاع و مقتدا کی فرقت کا اثر ہے جو زمانے کی سینکڑوں گردشوں کے بعد پردۂ عالم پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ اے روحِ کائنات! تجھے یہ نئی زندگی مبارک خدا تجھ سے خوش ہو اور تو خدا سے۔

مژدۂ جانفزا! ابھی میں یہ جذبات غم قلم بند کر ہی رہا تھا کہ ایک مژدۂ جانفزا موصول ہوا۔ جس سے دل کی کلی کھِل اٹھی۔ وہ بشارت یہ ہے کہ "صاحبزادہ حضرت میاں ناصر احمد" یعنی بزرگ باپ کے بزرگ فرزند" جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب کئے گئے۔ مجلس انتخاب کی طرف سے "ردائے خلافت" آپ کے مبارک کندھوں پر ڈالی گئی۔ اور آپ نے اپنے وجود باجود سے کرسئ خلافت کو زینت بخشی۔ ہم آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور اسی طرح آپ سے عہدِ بیعت باندھتے ہیں جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے باندھا تھا۔

سپُردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اس عہدِ وفا کو نبھانے میں ثباتِ دوامی عطا فرمائے۔

اے ہمارے واجب الاطاعت امام! ہم دل کی گہرائیوں سے اس بات کے متمنی ہیں کہ آپ کا دورِ خلافت بھی دونوں پیشرو خلفاء کی طرح تابناک ہو۔ آپ کی زریں ہدایات سے بھی مسیح پاک کے پروانے پہلے کی طرح مستفیض ہوتے رہیں تبلیغِ اسلام کا فریضہ جسے دونوں خلفاء سرانجام دیتے چلے آتے ہیں آپ کے مبارک عہد میں پایۂ تکمیل کو پہنچے منزلِ مقصود جو ابھی بہت دور معلوم ہوتی ہے آپ کے عہدِ خلافت میں نزدیک آجائے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کا خاندان حضرت

قادیان میں ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ دسمبر

جلسہ سالانہ کی آمد اور ہمارا فرض

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

ہمارا مقدس دینی اجتماع جو ہر سال دسمبر کے مہینہ میں ارضِ مقدسہ قادیان میں منعقد ہوتا ہے قریب سے قریب تر آرہا ہے جو امسال انشاء اللہ ۱۸ ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کو اپنی پوری شان کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انسان مختلف مقاصد کے پیش نظر سفر اختیار کرتا ہے کبھی حصولِ معاش کے لئے کبھی سیر و تفریح کے لئے اور کبھی کسی اور دنیوی غرض کے حصول کے لئے اور ان سفروں پر کافی خرچ بھی کرتا ہے لیکن قادیان کے اس مبارک اجتماع میں شرکت خالصتہً دینی اغراض کے لئے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس اجتماع کے موقعہ پر نور و معرفت - رشد و ہدایت - شریعت و طریقت کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ نیز خداشناسی کے گر اور خداپرستی کے قاعدے سکھائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں قادیان ہی وہ مقام ہے جہاں سے رشد کا صدر چشمہ نکالا گیا اور یہی وہ مقام ہے جس کو سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان پر کدعہ نام سے یاد کیا گیا ہے۔

دنیاوی نقطۂ نظر سے اس مقام میں کوئی جاذبیت نہ تھی۔ یہ ایک کورِ دیہ تھا۔ لیکن خدائے پاک و بزرگ و برتر نے آخری زمانہ کے لئے اس کو اپنی تجلیات کا جلوہ گاہ اور اپنی وحی کا منزل گاہ اور اپنے رسول کا تخت گاہ ٹھہرایا اور اس گاؤں کے متعلق فرمایا کہ آج دنیا اس کے نام سے بے خبر ہے مگر وہ وقت آتا ہے جب دنیا میں اس کو شہرت دی جائے گی۔ اور لوگ جوق در جوق اور دور دراز مقامات سے اس کی طرف آئیں گے۔ چنانچہ جیسا خدا نے فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ چھوٹا سا گاؤں جس کے نام سے دنیا ناواقف تھی وہ اپنی شہرت میں کسی بڑے سے بڑے شہر سے کم نہ رہا۔

پچھلے چند سالوں میں سرزمین ہندوستان بالخصوص پنجاب میں کئی ایک انقلابات آئے اور بعض انقلابات میں بڑی بڑی مذہبی گدیاں اور مذہبی ادارے ختم ہو گئے نہ ہی گدیاں اور ادارے نظر آتے ہیں اور نہ ہی ان کے دعویدار لیکن ان زبردست انقلابات میں اللہ تعالیٰ نے قادیان کی پاک بستی کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ ایک فعال مرکز کی حیثیت سے اسے آباد رکھا۔ چنانچہ آج بھی تبلیغ اسلام کے لئے بہت سے مبلغین مرکز قادیان کی زیرِ نگرانی ہندوستان میں کام کر رہے ہیں اسلام اور احمدیت کی آواز ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے وسیع لٹریچر متعدد زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اور آج بھی خدائے واحد کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ آنے والے آئیں اور آکر دیکھیں انہیں نظر آئے گا کہ یہاں کا ذرہ ذرہ خدائے واحد کی ہستی کا پتہ دے رہا ہے۔

ماہ ستمبر میں پنجاب کی سرحد پر جو حالات پیش آئے ان کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ کیا جا رہا تھا کہ شاید اس سال رستہ صاف نہ ہونے کی وجہ سے ہم اپنے مقدس مقام میں جمع نہ ہو سکیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جنگ بندی کے بعد حالات کافی تبدیل ہو چکے ہیں۔ آمد و رفت کے راستے کھل چکے ہیں اور ہندوستان کے احباب بآسانی قادیان پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ نہ صرف یہ کہ وہ خود جلسہ سالانہ میں شرکت کرے بلکہ اعزّہ و اقربا اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کرے۔ اس سال حالات کے پیش نظر ہندوستان سے باہر کے احباب کی شرکت کی توقع کم نظر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رؤیا سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت جبکہ حضور قادیان سے باہر ہوں گے قادیان آنے کا راستہ بند ہوگا جیسا کہ حضور کے مندرجہ ذیل رؤیا سے جو حضور نے ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو نماز فجر سے پیشتر بیان فرمائی ظاہر ہے۔ فرمایا:-

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا رستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحرِ ذخار چل رہا ہے میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ سمندر ہے جیسے ایک سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے (تذکرہ)

(خواب و رؤیا میں نبی کے وجود سے اس کا قائمقام بھی ہوتا ہے) اس لئے اس جلسہ کو کامیاب کرنے کے لئے ہندوستان کے احباب پر دوہری ذمہ داری ہے پیش نظر بھارت میں رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیان پہنچے اور قادیان میں بنائے گئے منارۃ المسیح کے ذریعہ جو عہد ہر احمدی نے کیا ہے اس کو پورا کرے۔ منارۃ المسیح کے ذریعہ کیا گیا وہ عہد کیا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی معرکۃ الآراء تفسیر سیر روحانی میں فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے قادیان میں ایک منارۃ المسیح بنایا جو درحقیقت تصویری زبان میں یہ معنی رکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے اپنے گھروں سے نکال دیا ہے مگر ہم ان کو لاکر اپنی مسجد یعنی جماعت میں رکھتے ہیں۔ یہی اس منارۃ المسیح کی اصل غرض تھی ورنہ اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ مینار اس لئے بنایا گیا تھا کہ آنے والے مسیح نے اس کے پاس اترنا تھا تو یہ ایک پاگل پن کی بات بن جاتی ہے کیونکہ مرزا صاحب تو خود اس بات کے مدعی تھے کہ میں مسیح موعود ہوں پھر کسی نئے اترنے والے کے کیا معنی تھے۔ پس اس مینار کے بنانے کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لاکر اپنے گھروں میں جگہ دی ہے اور یہی اس مینار کی اصل غرض ہے۔ اس مینار کے بنانے کی غرض یہ تھی کہ اس مسجد میں جس میں یہ مینار کھڑا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا مسیح موعود نے اترنا تھا بلکہ جیسے المنارۃ البیضاء کے الفاظ استعارۃً استعمال کئے گئے تھے اسی طرح یہ ایک تصویری نشان ہے جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ المنارۃ البیضاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی ذات ہے اور منارۃ المسیح تصویری زبان میں لوگوں سے یہ کہہ رہا ہے کہ آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احمدیہ جماعت اپنے گھر لے آئی ہے۔ پس تم اپنی مسجد میں منارۃ المسیح بنا کر اس امر کا اقرار کرتے ہو کہ آج سے ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ کو اپنے گھر میں پناہ دیتے رہیں آج سے ہم اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم ان کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔

مسجد اقصیٰ کا مینار ظاہر میں اینٹوں اور چونے سے بنی ہوئی ایک عمارت ہے لیکن تصویری زبان میں اس مینار کے ذریعہ ہم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ کو اپنے گھر میں لائے ہیں دنیا خواہ آپ کو چھوڑ دے مگر ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے اور ہم آپ کے دین کی اشاعت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ ہے وہ

عہد جو اس منارۃ المسیح کے ذریعہ ہم میں سے ہر شخص نے کیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم مرتے دم تک اس عہد کو اپنے سامنے رکھیں اور اسلام کا جھنڈا کبھی نیچا نہ ہونے دیں!"

(سیر روحانی حصہ دوم ص۵)

پس ہمارا یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے جس میں سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اجاگر کیا جاتا ہے اور آپ کے دین کی اشاعت کے لئے پروگرام طے کیا جاتا ہے کیا آپ لوگ خدا کے اس نشان کی تعظیم کے لئے آگے نہیں آئیں گے۔ اور دوسرے لوگوں کو اس نشان کے دیکھنے کے لئے نہیں لائیں گے۔

ہمارے لئے کوئی دنیاوی رکاوٹ خدا کی راہ میں قدم مارنے سے روکنے والی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر ایسی کوئی روک ہو تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی زندہ اور برگزیدہ قوم کا فرض ہے کہ وہ ان تمام رکاوٹوں کو اپنے رستہ سے ہٹا کر جلسہ میں شامل ہو۔

میں اپنے اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مبارک دعا پر ختم کرتا ہوں جو حضور نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے فرمائی ہے حضور فرماتے ہیں:-

" لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور

(باقی صفحہ نمبر ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا وصال اور ہمارا فرض

از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

ہمارے پیارے اور محسن امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے سانحۂ ارتحال کی خبر سے تمام دنیا کے احمدیوں کے قلوب حزن و ملال کے گہرے جذبات سے پر ہیں کیونکہ نصف صدی سے زاید عرصہ اسلام کی ترقی اور سرفرازی کے لئے شب و روز کوشاں رہنے کے بعد آج ہمارے جلیل القدر موعود خلیفہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہندوستان کے تمام احمدی احباب اور درویشانِ قادیان کے لئے بالخصوص ملکی مجبوریوں اور غیر اختیاری حالات کے باعث یہ احساس اور بھی زیادہ تکلیف دہ اور صبر آزما ہے کہ وہ اپنے محبوب امام رضی اللہ عنہ کی آخری زیارت سے محروم رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو راضی برضا رہنے کی توفیق عطا فرماوے اور اس صدمہ کو صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جو الٰہی تائیدات سالہا سال تک ظاہر ہوتی رہیں اور جو ترقیات جماعت کو عطا ہوئیں وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ تحریک جدید کا اجراء۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ کی وسعت مساجد کی تعمیر۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم۔ تفسیر قرآن مجید۔ انصار اللہ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں کا قیام۔ یہ سب کام جماعت کی ترقی کے لئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؓ کا دور خلافت عظیم کامیابیوں اور غیر معمولی ترقیات کا حامل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کا مصداق ہے "کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔"

آپ کی توجہ قدسیہ سے ہزاروں لاکھوں نفوس کا تزکیہ ہوا۔ آپؓ نے ہر مشکل اور بڑے سے بڑے امتحان کے وقت جماعت کی اعلیٰ قیادت فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی۔

جماعت کی تعلیم و تربیت، تبلیغ و اشاعت اور اندرونی و بیرونی استحکام کے لئے جس روحانی فراست اور کامیابی کے ساتھ حضور نے جماعت کی رہنمائی فرمائی اس کے متعلق مستقبل کا مورخ بہت کچھ لکھے گا۔ اور حضور کے سنہری کارنامے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور احمدیت کی ترقی اور عظمت کی تاریخ میں بہترین اقدام تسلیم کئے جائیں گے۔ اس وقت تازہ صدمہ اور شدتِ جذبات کی وجہ سے خاکسار کچھ تفصیل کے ساتھ تحریر کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ صرف احباب جماعت اور بالخصوص جماعت کے نوجوان طبقہ کو ایک ضروری بات کی طرف توجہ دلانے پر اکتفا کرتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت جماعتِ احمدیہ ایک بیج کی حیثیت رکھتی تھی۔ قادیان کی اس گمنام بستی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کے لئے چنا۔ تا اس مادی کشمکش اور ذہنی اضطراب کے دور میں اسلام کے زندہ خدا کو پیش کیا جائے اور خالص توحید کو تمام دنیا میں قائم کیا جا سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

"خدا نے مجھے علم دیا ہے تا میں گمراہوں کو متنبہ کروں اور ان کو جو تاریکی میں رہتے ہیں روشنی میں لاؤں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں چنانچہ میں نے سب کچھ سنا دیا۔ نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے .... سو میں بھیجا گیا ہوں .... کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔"

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے الٰہی منشاء کے مطابق جماعت کو منزلِ مقصود پر لے جانے کے لئے اعلیٰ اخلاق اور اسلامی شعار کی طرف بار بار توجہ دلا کر جماعت کی روحانی تربیت فرمائی۔ اور آج خلافت حقہ کی برکات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے۔ اور احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط اور تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہمیں قادیان سے بلند ہونے والی آواز کی سچائی اور خلافت حقہ کی برکات اور افادیت کو سمجھنے کے لئے کوئی عقلی اور منطقی دلیلیں تلاش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ ؏

آفتاب آمد دلیل آفتاب

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اسلامی معاشرہ کی عملی صورت کو اپنے عمل سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور روحانی طور پر مردہ دنیا میں زندگی کی روح پھونکنے کے عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے غیر معمولی قوتِ ارادی اور غیر متزلزل قوتِ عملی کے ساتھ اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری اور حیثیت کو محسوس کرتے ہوئے اس تلخی میں قربانی کے معیار کو بلند کریں۔ اور صدقِ دل سے ہمیشہ خلافت حقہ کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھیں۔ باہمی اتحاد و اتفاق کو قائم رکھیں اور خدا تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ ہم درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

ایمان اور عمل میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے اعتبار سے ہم نے کس حد تک ترقی کی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہماری محبت اور عقیدت کے اظہار کا عملی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم پہلے سے زیادہ عزم اور خلوص کے ساتھ آگے بڑھیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کریں کیونکہ احمدیت کا امتیاز یہ ہے کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور تاریخی خدا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

ظاہر ہے کہ یہ دنیا دار الامتحان ہے اور عارضی مقام ہے اور ہماری ابدی اور حقیقی زندگی اس مادی دنیا کے حجاب کے بعد شروع ہوگی۔ اگر ہمارے قلوب اس یقین سے لبریز ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا اصل سہارا ہے۔ وہ علیم و خبیر ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے اور ہماری زبانوں کا اقرار قلبی کیفیت سے ہمکنار ہو جائے۔ ہمارا قول و فعل ایک ہو جائے اور ہم اپنے اوپر دنیا کی محبت کو سرد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی محبت کو قائم کریں اور اپنے حقیقی مقصد کے لئے جدوجہد کرتے رہیں۔ تو یقین ہے کہ ہم اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود اس زندگی کے بعد اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے پیارے مصلح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ پانے کے قابل ہو سکیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق بخشے اور اپنی رحمتوں سے ہمیشہ اسلام کی سربلندی اور ترقی کے سامان پیدا فرماتا رہے۔

آمین ثم آمین

جلسہ سالانہ کی آمد (بقیہ صفحہ)

تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اخبار و آراء

اخبار

یورپ میں امریکہ کے پیٹن ٹینکوں کی بکری کم ہو گئی

نئی دلی ۔ ۲۹ر اکتوبر ۔ انڈین آرمی کے سنچورین ٹینکوں نے ہند پاک جنگ میں امریکہ کے پیٹن ٹینکوں کی جو گت بنائی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یورپ میں ان ٹینکوں کی بکری بہت کم ہو گئی ہے ۔ پیٹن ٹینک فروخت کرنے والی امریکن فرمیں یہ بہانہ بنا رہی ہیں کہ یہ پیٹن ٹینک فرسودہ قسم کے تھے اور ان کی حیثیت ناقابل تسخیر ٹینکوں کی نہیں تھی ۔ وہ پاکستان پر یہ الزام بھی لگا رہی ہیں کہ انہیں چلانے والے پاکستانی ناتجربہ کار اور غیر تربیت یافتہ لوگ تھے وہ ان سے اچھی طرح کام نہ لے سکے ۔

(تاملین ۔ الجمعیۃ دہلی ۱/۱۱/۶۵)

کشمیر کے ہندو اور مسلمانوں میں یک نوعی ہے

کلکتہ ۲۹ر اکتوبر ۔ ہندوستان کے انسانیاتی سروے کے ذریعہ خون کی جانچ سے پتہ چلا ہے کہ کشمیر کے ہندو اور مسلمان یک نوعی لوگ ہیں ۔ اس سے قبل کی تحقیقات سے پتہ چلا تھا کہ کشمیر میں ان دونوں فرقوں کے درمیان گہری یکسانیت پائی جاتی ہے ۔ ہندو اور مسلمان دونوں کا رنگ سفید قد متوسط ۔ سر لمبا اور گھونگریالے سیاہ بال ہوتے ہیں ۔ یہ نتائج کشمیر کی تاریخ سے مطابقت رکھتے ہیں ۔ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق کشمیر میں سنہ ۱۳۴۰ء تک ایک بھی مسلمان نہیں تھا کشمیر کی اصل ہندو آبادی میں سے لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا ۔ (الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱/۱۱/۶۵)

ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان یکجہتی

لکھنؤ ۳۱ر اکتوبر (یو این آئی) کچھ مسلم شہریوں نے ایک گوردوارہ کی مرمت کے لئے دو سو روپیہ کا عطیہ دیا ہے جس کو گورداسپور میں پاکستانی بمباری کے سبب نقصان پہنچا تھا ۔ ایک سو ایک روپیہ کی رقم کشمیر کے وزیر اعلیٰ مسٹر جی ایم صادق کو بھیجی گئی ہے ۔ یہ رقم فرخ آباد کے کچھ ہندوؤں نے سری نگر میں ایک مسجد کی مرمت کے لئے دی ہے ۔ (الجمعیۃ دہلی ۲/۱۱/۶۵)

"ہند روس دوستی"

ماسکو ۲ر نومبر ۔ روس کے قائم مقام صدر نے رات کہا کہ کوئی بھی طوفان ہند اور روس کی دوستی کو نہیں ہلا سکتا ۔ وہ ہندوستانی وفد کے اعزاز میں دی گئی ضیافت میں بول رہے تھے ۔ روس کے صدر مکویان آج کل تعطیلات گزارنے کے لئے بحیرہ اسود کے ساحل گئے ہوئے ہیں ۔ (ی۔ن۔ا) (الجمعیۃ دہلی ۴/۱۱/۶۵)

چین کا خطرہ پاکستان کے خطرہ سے بہت زیادہ ہے

سانتیاگو ۔ ۲ر نومبر وزیر قانون مسٹر سین نے کہا کہ چین دوسرے ملکوں میں انقلاب برپا کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے ۔ اس کی وجہ سے پورا ایشیا مشکلات کا شکار ہے انہوں نے کہا کہ چین کا خطرہ پاکستان کے خطرہ سے بہت زیادہ ہے ہمیں پاکستان کے بارہ میں صرف اس کے چین سے خصوصی اتحاد کی وجہ سے تشویش ہے چین مداخلت کاروں کے ذریعہ ایشیائی ممالک میں پُرامن باشندوں پر حملے کر رہا ہے ۔ ویٹ نام ۔ ملائشیا اور تبت میں بھی یہی ہوا ہے (الجمعیۃ دہلی ۴/۱۱/۶۵)

مسلم نوجوان کی طرف سے آنکھ کی پیش کش

احمد آباد ۳ر نومبر ۔ ایک مقامی مسلمان نوجوان مسٹر اکبر علی اصغر علی نے اپنی ایک آنکھ دینے کی پیش کش کی ہے تاکہ کسی ایسے جوان کی بینائی بحال کی جا سکے جو جنگ میں آنکھ سے محروم ہو گیا ہو ۔

مسٹر لال بہادر شاستری کے نام ایک خط میں مسٹر اکبر علی اصغر علی نے لکھا ہے کہ وہ ایک غریب شخص ہے اور اس کے پاس چندہ دینے کے لئے روپیہ نہیں ہے لیکن وہ جوانوں کے لئے اپنی ایک آنکھ دینے کے لئے بخوشی تیار ہے ۔ (الجمعیۃ دہلی ۵/۱۱/۶۵)

آراء

ہم کس لئے لڑے

(پرتاپ جالندھر ۴ر نومبر ۶۵ء)

" غیر ملکی خاص طور پر مغربی ممالک کے اخبارات میں پاکستان پر بھارت کی فوجی فتح کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی ۔ زیادہ تر یہ اخبارات بھارت کے سرکاری بیانات اور پاکستان کے سرکاری جھوٹ یکساں جگہ اور اہمیت دیتے رہے لیکن ایک بات کو سراہنا الگ جگہ پر دیش میں ہوئی ہے اور وہ یہ کہ پاکستان سے لڑائی کے دوران میں بھارت میں مکمل طور پر فرقہ وارانہ امن و امان رہا ہے ۔

اس فرقہ وارانہ امن کے لئے دیش کے تمام طبقے مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ کیا ہندو کیا مسلمان کیا سکھ اور کیا عیسائی سب نے سچے بھارتی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور جنگ کی بھٹی میں سے سرخرو ہو کر نکلے ہیں ۔ لیکن جب ہر طبقہ کے زیادہ تر لوگوں کا رویہ قابل تعریف رہا ہے ۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو قومی مفاد کو نہ سمجھتے ہوئے لوگوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی تعداد اگرچہ بہت کم ہے لیکن ایسے لوگ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے کا راز جانتے ہیں اور بنا سوچے سمجھے یہ لوگ ایسی باتیں کر دیتے ہیں یا لکھ ڈالتے ہیں جس سے صرف پاکستان کو ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے مثال کے طور پر کچھ ایسے کٹر ہندو ہیں جو مسلمانوں کی طرف سے دی گئی قربانی کو حسد کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ وہ دن رات یہ کہتے یا لکھتے نہیں تھکتے کہ مسلمان بھارت کے دشمن ہیں یا مسلمانوں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں میں بھارت کے کچھ دشمن ہوں لیکن بھارت کے سب مسلمانوں کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرنا بالکل غلط ہے ۔ حالیہ لڑائی میں مسلمانوں کا تعاون کسی سے کم نہیں رہا ۔ ایک مسلمان شری محمد کریم چھاگلہ نے ہی سیکیورٹی کونسل میں بھارت کی پوری قابلیت سے نمائندگی کی ہے ۔ ایک حوالدار عبد الحمید نے اس لڑائی میں سب سے پہلے اور سب سے بڑا بہادری کا اعزاز پرم ویر چکر حاصل کیا لکھنؤ کے مسلمانوں نے پاکستانی بمباری سے تباہ ہونے والے گورداسپور کے ایک گوردوارے کی مرمت کے لئے گوردوارے کی مرمت کے لئے رقم اکٹھی کی ہے ایک مسلمان نے اپنی آنکھیں زخمی جوانوں کے لئے وقف کر دی ہیں ۔ ایسی مثالوں کی کوئی کمی نہیں ۔ پھر بھی بھارت میں ایسے ناسمجھ لوگ بھی موجود ہیں جو مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ یہ کہ پاکستان ریڈیو بڑھا چڑھا کر ان کے الفاظ کو اچھالتا ہے اور دنیا بھر میں ڈھنڈورہ پیٹتا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں کے خلاف ایک جہاد جاری ہے ۔ یہاں کے مسلمانوں کو اکسانے کے لئے اس سے بڑھیا مسالہ اور کیا مل سکتا ہے

خوش قسمتی سے بھارت میں اس قسم کے کٹر اشخاص کی تعداد بہت زیادہ نہیں ۔ میں ان سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان سے ہم کس لئے لڑے ؟ اس کی ایک وجہ تھی ۔ دیش کی اکھنڈتا کو برقرار رکھنا اور اس سے بھی زیادہ پاکستان کو یہ بتانا کہ مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود بھی کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے کیونکہ بھارت ایک سیکولر ملک ہے اور مسلمانوں کو یہاں ہندوؤں جیسے ہی حقوق حاصل ہیں ۔ اگر ہم اس اصول سے پھر جائیں تو کشمیر بھارت میں کبھی نہیں رہ سکتا ۔ اسی اصول کی رکشا کے لئے ہم لڑے اور اسی کے لئے ہمارے ہندو مسلم اور سکھ جوانوں نے اپنا خون بہایا ۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بھارت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس بات کو سمجھتے ہی نہیں ۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کو اگر مساوی حقوق حاصل نہ ہوں تو کشمیر پر ہمارا کوئی حق نہیں رہتا ۔ یہ لوگ دیش دروہی نہ ہوں ۔ لیکن ناسمجھ ضرور ہیں ۔ دیش کے مفاد کے لئے ان کی ان حرکات کی کچھ نہ کچھ روک تھام ضروری ہے ۔"

(باقی صفحہ ۱۱ پر مسلسل)

ضروری اعلان بابت رسید بکس

جملہ سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق آئندہ جو وصولی چندہ جات کی رسید بکیں شائع کی گئی ہیں ان کی خانہ پُری دو دفعہ کرنے کی بجائے ایک مرتبہ ہی بذریعہ کاربن کاپی جایا کرے گی ۔ اور رسید کی کاربن کی کاپی حسابات ریکارڈ اور معائنہ حسابات کے لئے محفوظ رکھی جائے گی ۔ تمام عہدیداران مال اس طریق کار اور ہدایت کا آئندہ خیال رکھیں ۔

ناظر بیت المال قادیان

آرااء

پنڈت نہرو اور شاستری جی

آج کل لوگ اکثر کہتے ہیں کہ بھارت کی موجودہ کٹھنائی کا بڑا کارن پنڈت نہرو ہی ہیں۔ اُن کے امن شانتی کے پرچار کے کارن ہی بھارت نے پاکستان کی طرح کوئی مورچہ بندی نہیں کی اور نہ اُس کی طرح لڑائی کے لئے تیاریاں کیں۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان یہ سب کچھ جانتا تھا۔ اسی لئے اُس نے بھارت پر حملہ کرنے کی جرأت کی۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بھارت کی قسمت اچھی ہے کہ اس وقت پنڈت جی کی بجائے شاستری جی ہمارے پردھان منتری ہیں۔ اگر پنڈت نہرو ہوتے تو شاید لڑائی جیت کر بھی پاکستان کی شرطوں پر جنگبندی مان جاتے۔

یہ باتیں کسی حد تک درست ہیں۔ پنڈت نہرو شانتی کے پجاری ضرور تھے۔ اس کے ساتھ وہ ایک نہایت سیکولر شخص تھے اور اسی وجہ سے کئی بار دھوکے میں آجاتے تھے۔ وہ یہ سوچ نہیں سکتے تھے کہ اُن کے دشمنوں کے دلوں میں کتنا کپٹ ہوسکتا ہے۔ اس وجہ سے کئی بار دیش کو اور خود پنڈت جی کو پچھتانا پڑا۔ لیکن اس کے ساتھ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اگر آج بھارت پاکستان کے ساتھ ایک لمبی لڑائی لڑنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کا بھی کارن پنڈت نہرو ہی ہیں۔ کیا کارن ہے کہ آج ہم بہت حد تک بدیشی فوجی امداد کے بغیر گذارہ کر سکتے ہیں؟ اس کا کارن یہی ہے کہ آج بھارت خود اپنی ہتھیاروں کی اتنی فی صد ضروریات پوری کر سکتا ہے۔ اتنا ہی نہیں ان کے لئے لوہا اور بارود، انہیں تیار کرنے کی مشینیں اور دیگر کئی اہم صنعتی اشیاء بھارت خود بناتا ہے۔ یہ سب کچھ پنڈت جی کی دوراندیشی کا نتیجہ ہے۔ جب بھارت نے اپنی پانچسالہ یوجنائیں شروع کیں تو بھاری صنعتوں پر زور دینے کی وجہ سے پنڈت نہرو پر بہت نکتہ چینی ہوئی تھی۔ سوتنتر پارٹی کے لیڈر تو یہ بھی کہتے تھے کہ ہتھیار تیار کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ سب بھارتی اشیاء کی برآمد کر کے خرید لیں گے۔ پنڈت جی اتنا ضرور جانتے تھے کہ ہتھیار وغیرہ کی ضرورت صرف لڑائی کے وقت ہی پڑتی ہے اور اُس وقت کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ایک مضبوط صنعتی بنیاد کے بغیر لڑائی نہیں لڑی جاسکتی۔ اور نہ ہتھیار بنائے جاسکتے ہیں۔ بھارت کے ۱۴ اسلحہ کارخانے اور ۳ بڑے فولاد کارخانے اس دوراندیشی کے مظہر ہیں۔ (پرتاپ جالندھر ۲۹ ۱۰/۶۵)

اب تو پتہ چل گیا

فرقہ وارانہ جماعتوں نے ہمیشہ کہا کہ ہندوستان کی سرحدوں پر بسنے والے مسلمانوں کو اندرون ملک بسایا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ پاکستانی حملہ کے وقت یہ لوگ پاکستان سے مل جائیں۔ مگر ہمیں پورے سے خبر ملی ہے کہ باڑھیر شلع میں جب پاکستانی حملہ آور گھس آئے تو وہاں کے مسلمانوں نے پہلے ہندو پڑوسیوں کو بھاگنے میں مدد دی، پھر وہ خود بھی گاؤں چھوڑ کر نکل آئے اور ہندوستانی فوج کی پناہ میں آگئے۔ ساری جنگ میں ایک جگہ سے بھی خبر نہیں ملی کہ پاکستانی فوج نے سرحدی مقامات پر حملے کئے اور دیہات پر قبضہ کر لیا اور وہاں کے مسلمان پاکستانی فوج کے ساتھی بن گئے۔ ہمیں تو اس قسم کا کبھی شبہ نہیں ہوا۔ کیونکہ ہم مسلمانوں کی پاک باطنی سے خوب واقف ہیں۔ لیکن اب فرقہ وارانہ جماعتوں کو بھی اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا چاہیئے کیونکہ انہوں نے بھی دیکھ لیا ہے کہ ہندوستان کی سرحد پر بسنے والے مسلمانوں نے نہ صرف پاکستانی حملہ آوروں کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ہندو آبادی کے لئے محافظ بھی ثابت ہوئے۔ (الجمعیۃ ۱/۱۱/۶۵)

باغی ناگاؤں سے بات چیت

پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ ناگا باغیوں سے بات چیت کا خیال ترک کر دے اور ان کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ملک کے باغی شہریوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان باغی ناگاؤں کو مسلح کر رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے جنگ بندی کی میعاد کم سے کم بڑھائی ہے! سوال یہ ہے کہ اپنے ملک کے باغیوں سے آج تک کس نے جنگ بندی کا معاہدہ کیا ہے؟ اور وہ کونسی حکومت ہے جو اپنے باغیوں سے اس طرح بات چیت کرتی ہے جس طرح حریف ملکوں سے کی جاتی ہے؟ باغیوں نے اپنی پارلیمنٹ قائم کر رکھی ہے اور جیسی مشن انہیں ہر دفعہ اجازت دیتا رہا ہے کہ وہ آپس کی گفتگو سے اپنی پارلیمنٹ کو مطلع کرتے رہیں؟ باغی ناگاؤں کے خلاف فوراً فوجی کارروائی شروع کر دینی چاہیئے۔ اس موقع پر ڈھیل دینا خود اپنے وقار کو چیلنج کرنا ہے۔

پھر بولے

بائیں بازو کے کمیونسٹ لیڈر مسٹر بھوپیش گپتا نے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کو اپنا دشمن نہ سمجھو یہ ہمارے پڑوسی ملک ہیں اور ان سے سرحدی معاملات پر پُرامن طریقے سے گفتگو کی جاسکتی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ اقصائے چین اور تبت کے علاقے سے چین کو دھکیلا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح پاکستان سے بھی آزاد کشمیر کو واپس نہیں لیا جاسکتا۔ غرض بھوپیش گپتا کی پرلے سے باز نہیں رہتے تاہمیں کم از کم تین چار مہینے تک خاموشی اختیار کر لینی چاہیئے۔ اس وقت جبکہ ملک کے جذبات بھڑکے ہوئے ہوں یہی بہتر ہے کہ عام جذبات کا ساتھ دیا جائے۔ اور اپنی منطق کو کام میں نہ لایا جائے۔ (الجمعیۃ دہلی ۱۳/۱۱/۶۵)

تبت میں انسانی حقوق کی پامالی

پرتاپ جالندھر ۱/۱۱/۶۵

ہندوستان انسانی حقوق کا علمبردار ہے۔ اس لئے اُس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ شخصی آزادی اور انسانی حقوق کو ذبح کیا جارہا ہے تو وہ اُس کے خلاف آواز بلند کرے۔ تاہم ماضی میں ہم بہت سی غلطیاں کر چکے ہیں۔ جب چین نے تبت کی آزادی اور خود مختاری کو ختم کیا۔ تو ہم نے صدائے احتجاج بلند نہ کی۔ بلکہ ہم نے اس بین الاقوامی دھاندلی کو برداشت کر لیا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ چین کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور وقت آنے پر اس نے ہندوستان کی سرحدوں پر بھی جارحانہ حملہ کر دیا۔ اُس وقت ہم نے محسوس کیا کہ چین کس قدر عیار اور مکار ہے۔ ہم نے ایک اور بہت بڑی غلطی یہ کی کہ اگرچہ ہم نے دلائی لامہ اور دوسرے ہزاروں تبتی باشندوں کو ہندوستان میں پناہ لینے کی اجازت دی۔ لیکن ہم نے دلائی لامہ کی زبان بندی کر دی۔ اور انہیں ہدایت کی کہ وہ ہندوستان میں کوئی سیاسی بیان نہ دے اور کوئی سیاسی سرگرمیاں نہ کرے۔ ہماری یہ کارروائی گناہ بے لذت تھی اور یہ گناہ ہم نے چین کی خیر سگالی حاصل کرنے کے لئے کیا۔ ہم نے دلائی لامہ کی نیم دلی سے مدد کی لیکن اس مدد کا دلائی لامہ اور تبتی باشندوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ تبت میں چینی حکام چینی باشندوں کا قتل عام کر رہے تھے۔ دلائی لامہ کو اُس کے خلاف آواز تک اُٹھانے کی اجازت نہ تھی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلائی لامہ مایوسی کا شکار ہو گئے۔ اور چین کو تبتی باشندوں کی نسل کشی کی کھلی چھٹی مل گئی۔ سو رگیہ پنڈت جواہر لال نہرو کی اپنی پالیسیاں تھیں اور انہیں ملک میں اور کانگرس پارٹی میں اس قدر زیادہ غالب پوزیشن حاصل تھی کہ کوئی شخص اُن کی پالیسی پر نکتہ چینی نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ جب تک پنڈت نہرو زندہ رہے اُن کی پالیسیوں پر اُن کے ذاتی خیالات اور جذبات غالب رہے۔ اُن کے سورگباش ہونے پر ملک کے نظم و نسق کی باگ ڈور شری شاستری کے ہاتھ آئی۔ اور جیسا کہ کسی نے کہا ہے سر کہ آمد عمارت نو ساخت۔ شری شاستری نے اپنی پالیسیوں کو حقیقت پسندی اور ٹھوس حقائق کی بنیادوں پر مرتب کیا۔ آجکل بدلتی ہوئی دُنیا میں ایک ملک کی پالیسیوں میں لچک ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ آج جب شری لال بہادر شاستری نے تبتی باشندوں کی مظلومیت پر اظہار تشویش کیا تو نہ صرف سارا ملک اُن کے ساتھ ہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ تمام ممالک بھی تبتی باشندوں سے ہمدردی کریں گے جو کہ بنی نوع انسان کی خوشحالی اور امن کی زندگی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

سنت جی کا شکوہ

ایک اخباری نمائندہ سے دوران ملاقات میں سنت فتح سنگھ نے کہا کہ "مجھ پر انہیں پاکستان نوازی کا الزام دیا جاتا ہے اور مجھے وہ لوگ غدار کہتے ہیں جو یہ بھی نہیں جانتے کہ وطن پرستی کے معنے کیا ہیں"۔ سنت جی کو بازاری باتوں پر کوئی توجہ نہ دینی چاہیئے۔ حکومت نے کبھی سکھوں کو مشکوک نہیں سمجھا۔ کیوں کہ وہ جانتی ہے کہ اگر سکھ ہی غدار ہو گئے تو پھر وفادار کوئی نہیں رہے گا۔ اب تو یہ اصول مان لینا چاہیئے کہ غدار وہی ہے جو دوسرں کو غدار قرار دیتا ہے اور دل کا چور دوسروں پر الزام لگا کر اطمینان حاصل کرتا ہے۔ سکھ صف اول کے وفادار ہیں اور ثبوت یہ ہے کہ انہیں غیر وفادار بتایا جاتا ہے سنت جی نے یہ بھی کہا کہ وزیر داخلہ کی مقرر کردہ کمیٹی کے نتائج کا انتظار کر رہے ہیں مگر اس کی ایک حد ہے! ہمارا خیال ہے کہ سنت جی ہر قیمت پر پنجاب کا اتحاد قائم رکھیں گے اور اس پر ہر چیز کو قربان کر دیں گے۔

(الجمعیۃ دہلی ۳/۱۱/۶۵)

خبریں

کلکتہ ۸ر نومبر۔ ہوائی فوج کے چیف آف سٹاف ائیر مارشل ارجن سنگھ نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان کے ساتھ حالیہ لڑائی میں بھارت کی پوری فوج کو جو نقصان پہنچا تھا وہ پورا کیا جا چکا ہے۔ لڑائی میں اگر ہمارا ایک ہوائی جہاز تباہ ہوا تو پاکستان کے دو تباہ ہوئے۔ اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ یہاں کے بیشتر ہوائی جہازوں کو جو نقصان پہنچا تھا وہ قابلِ تلافی تھا۔ ہمارے جوانوں نے جو کام کیا ہے اس سے ہم پوری طرح مطمئن ہیں۔ ائیر مارشل ارجن سنگھ نے کہا کہ چین اور پاکستان دونو ہم پر حملہ کر دیں تو بھی ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں چین کو اپنے سے بہت زیادہ طاقتور نہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ آپ نے اس خبر کی تردید کی کہ سرگودھا ہوائی اڈہ پر ہوائی جہاز رکھنے کے لئے زمین دوز ٹھکانے ہیں۔ ائیر مارشل ارجن سنگھ نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ پاکستان کو غیر ملکی امداد کی وجہ سے ہم پر کوئی فوقیت حاصل ہے جنگ کے بعد ختم ہو چکی ہے۔

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ وزیر دفاع شری چوہان نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ بھارت نے پاکستان کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے لئے تیار ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی باقاعدہ فوج کے چار سو قیدی ہمارے پاس ہیں۔ اُن کے ساتھ نہایت اچھا سلوک ہو رہا ہے۔ اور انہیں جنیوا معاہدہ کے تحت تمام سہولیات حاصل ہیں۔ آپ نے کہا کہ بھارت کے لگ بھگ ۱۵ سو اشخاص لاپتہ ہیں۔ ہمیں کوئی اطلاع نہیں کہ ان میں سے کتنے جنگی قیدی ہیں۔ البتہ پاکستان نے ۱۲۱ جنگی قیدیوں کی پہلی فہرست ہمیں بھیجی تھی ان میں ۶۹ فوجی شامل تھے اور ۵۲ پولیس کرمچاری۔ انہیں کوہاٹ کے جنگی قیدی کیمپ میں رکھا گیا ہے اور پاکستان کی ریڈ کراس سوسائٹی کے بیان کے مطابق انہیں رہائش اور خوراک نیز ڈاکٹری سہولیات دی جا رہی ہیں۔

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ وزیر دفاع شری چوہان نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ سکم اور لداخ سرحدوں پر چین برابر فوجیں جمع کر رہا ہے۔ وہ ڈاکٹر سنگھوی کے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تبت میں چین کی فوجوں کی تعداد پہلے جتنی ہی ہے۔ اگست اور ستمبر کے مہینوں میں فوجیں سرحد کے زیادہ قریب آگئی تھیں۔ اور سکم میں وہ عین بھارتی سرحدوں تک آگئیں۔ اور چار مقامات میں انہوں نے عارضی طور پر سرحد پار کی۔ لداخ میں چینی فوجیں عملی قبضہ کی لائن کے اپنی طرف ۲۰ کلومیٹر علاقہ میں سرگرم ہیں۔ اس نقل و حرکت پر پوری نگاہ رکھی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ پاکستان ریڈیو نے اپنے دوپہر کے بلیٹن میں یہ خبر براڈکاسٹ کی کہ امام جماعت احمدیہ (احمدی فرقہ کے روحانی پیشوا) مرزا بشیر الدین محمود احمد آج صبح ربوہ (پاکستان) میں وفات پا گئے ان کی تجہیز و تکفین کل ۹ر نومبر کو ربوہ میں ہو گی۔ (پرتاپ جالندھر ۹/۱۱/۶۵)

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ امریکہ نے بھارت کو یقین دلایا ہے کہ اس نے ناٹو۔ سیٹو اور سنٹو وغیرہ فوجی معاہدوں میں شامل سبھی ممالک سے کہا ہے کہ وہ فوجی امداد کے طور پر پاکستان کو ہتھیار سپلائی نہ کریں۔ آپ نے کہا کہ خود امریکہ نے بھی پاکستان کی فوجی امداد بند کر دی ہے۔

ایچوگل نہر کے کنارے سے ۸ر نومبر۔ ایچوگل نہر کے اس پار سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور اور سیالکوٹ سیکٹروں کے ایک ہزار دیہات سے بے گھر ہونے والے کچھ لوگوں کے لئے ننکانہ صاحب میں جو کیمپ کھولا گیا ہے اگلے روز وہاں گولی چلا دی گئی بتایا گیا ہے کہ بے گھر ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور کیمپ صرف ایک لگایا گیا ہے۔ اس کیمپ میں صرف آدھ پاؤ آٹا ایک وقت میں فی کس دیا جاتا ہے۔ اور صرف ۶ روپے ماہوار خرچ ملتا ہے۔ اگر کوئی آدمی اس سے زائد کی مانگ کرتا ہے تو اس پر سختی کی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات گولی بھی چلا دی جاتی ہے ان لوگوں کو جو کیمپ میں رہتے ہیں شہر میں گھومنے اور کسی بھی شہری سے بات چیت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر اطلاعات و نشریات شریمتی اندرا گاندھی نے شری ہیمراج کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ یہ بات غلط ہے کہ حکومت نے آل انڈیا ریڈیو جالندھر صرف پنجابی نشریات کے لئے وقف کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ ہنگامی حالت کے بعد سے جالندھر ریڈیو سے پروگرام کے اعلانات کی بھاشا ہندی سے بدلکر پنجابی کر دی گئی ہے۔ جو پروگرام ہندی کے ہوتے ہیں ان کا اعلان ہندی میں ہی کیا جاتا ہے۔ پنجابی چند نئے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۸ر نومبر۔ پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے آج لوک سبھا میں کہا کہ اگر باغی ناگا لیڈر فیزو نے بات چیت کے لئے بھارت نہ آنے کا فیصلہ کیا تو ہمیں پوزیشن پر از سرِ نو جائزہ لینا ہو گا۔ تاہم ابھی تک اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ فیزو بھارت آنے کے لئے رضامند ہے۔ پردھان منتری شری شاستری نے کہا کہ حکومت ناگا مسئلہ کے تئیں پر امن رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور اس نے محسوس کیا ہوا ہے کہ اسے روپوش ناگاؤں کی یہ آخری مانگ بھی منظور کر لینی چاہیئے (پرتاپ جالندھر ۹/۱۱)

دورہ پروگرام مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند ۱۰/۱۱/۶۵ تا ۷/۱۲/۶۵

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران مالی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۱۰/۱۱/۶۵ تا ۷/۱۲/۶۵ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کما حقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	منگلور	ـ	ـ	۱۰-۱۱-۶۵	
۲	چینگاڈی	۱۰-۱۱-۶۵	۲	۱۲	
۳	کننانور	۱۲	۳	۱۵	
۴	کوڈالی	۱۶	۱	۱۷	
۵	یُسّی پیری ـ پڈنال	۱۷	۱	۱۸	
۶	بارڈاگرا	۱۸	½	۱۸	
۷	کالیکٹ	۱۸	۳	۲۱	
۸	منارگھاٹ	۲۱	۱	۲۲	
۹	الانور	۲۲	۱	۲۳	
۱۰	پنتھیا پیرم	۲۳	۱	۲۴	
۱۱	کرولائی	۲۴	۱	۲۵	
۱۲	کوڈیا لتور	۲۵	۱	۲۶	
۱۳	کالیکٹ	۲۶	½	۲۶	
۱۴	چیلاکارا	۲۷	۱	۲۸	
۱۵	ایراپورم	۲۸	۱	۲۹	
۱۶	کرونا گاپلی	۳۰	۳	۳-۱۲-۶۵	
۱۷	کوٹار	۳-۱۲-۶۵	۱	۴	
۱۸	ستناں کولم	۴	۱	۵	
۱۹	میلاپالم	۵	۱	۶	
۲۰	مدراس	۷	ـ	ـ	

ششماہی اوّل کا اختتام اور احباب جماعت ہندوستان کا فرض

جیسا کہ ہر احمدی پر یہ بات اچھی طرح واضح ہے۔ کہ جماعت احمدیہ تبلیغی تعلیمی، تربیتی اور خدمت خلق کے کاموں پر کس قدر اموال خرچ کر رہی ہے۔ اور یہ سارے کام احباب جماعت کے تعاون اور اُن کے چندوں سے انجام پا رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ چندوں کی وصولی پورے طور پر نہ ہو۔ تو اس کا لازمی نتیجہ سلسلہ کے اہم اور ضروری امور کی تکمیل میں تاخیر یا رکاوٹ ہو گا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ہر ماہ لازمی چندہ جات اور دوسری طوعی تحریکات کے وعدوں کی سو فیصدی وصولی کے لئے احباب جماعت و عہدیداران کو اخبار بدر، سائیکلوسٹائل تحریکات اور مرکزی نمائندوں کے ذریعہ سے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ سالِ رواں کی مالی ششماہی اول گزر چکی ہے لیکن بجٹ کے لحاظ سے متعدد جماعتوں کی طرف سے لازمی چندہ جات کی آمد کم ہوئی ہے۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کی وصولی اب تک برائے نام ہے۔ مالی تحریکات کیلئے جملہ عہدیداران جماعت کو چاہیئے وہ اپنے حلقہ میں نہ صرف سو فیصدی وصولی لازمی چندہ جات اور بقایاجات کے لئے مؤثر کارروائی کریں۔ اور ششماہی اول کی وصولی کی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور خدا کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔

جلسہ سالانہ میں بھی اب صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف بھی فوری توجہ فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آسمانِ احمدیت کا ماہتاب غروب ہو گیا!

(بقیہ صفحہ اول)

اس عظیم صدمہ میں ادارہ بدر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد خاندان بالخصوص حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور قادیان میں مقیم محترم مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے تمام قابل احترام فرزندان عالی مقام اور دامادوں سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اور اگرچہ کہ موجودہ حالات میں جیتے جی ان بزرگان تک ہمارے یہ عاجزانہ جذبات بھی پہنچ نہیں سکتے۔ لیکن ہمارے سچے آسمانی آقا کی طاقت میں ہے کہ وہ ہم ناچیزوں کی دردبھری دعائیں ان سب کے حق میں قبول فرمائے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ان سب کو صبر جمیل اختیار کرنے اور حضور کے سچے جانشین بننے کی توفیق بخشے۔ اور ساری جماعت کا خود حامی و ناصر ہو اور تمام افراد جماعت کو حضور کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے اور خدمتِ دین کی بڑھ چڑھ کر توفیق دیتا چلا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے بہت پہلے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی عظیم الشان صفات والے فرزند ارجمند کے عطا کئے جانے کی بشارت دی گئی تھی نہ صرف بلکہ اس سے بھی تیرہ سو سال پہلے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی فرمائی تھی کہ یتزوج ویولد لہ۔ چنانچہ اسی قسم کی سب بشارات اور پیش خبریاں ایک ایک کر کے آپؓ کی ذات میں ایسی شان کے ساتھ پوری ہوئیں کہ آپؓ کا وجود اسلام کی صداقت کا زندہ نشان بن گیا۔

حضورؓ ۲۵ سال کی عمر میں ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو ایسے وقت میں جماعت کے امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ اور جانشین منتخب ہوئے کہ جماعت کے بعض بزعم خود عملاء! نے آپ کو بچہ کہہ کر استخفاف کی نگاہ سے دیکھا۔ مگر جب ہم اس "بچہ" کے ۵۱ سالہ کامیاب دورِ خلافت کے درخشندہ کارناموں کو دیکھتے ہیں تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا ہی انتخاب تھا جس کی اصل شان کو کوتاہ نظر نہ دیکھ سکیں۔

آج سے ۵۷ سال پہلے اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافتِ حقہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کو استحکام بخشا۔

اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ آج بھی اسلامی دُنیا جب کبھی اپنی پراگندہ حالی پر نظر کرتی ہے تو اُسے خلافت ہی کے جبلِ متین کو مسلمانوں کی شیرازہ بندی کا واحد ذریعہ نظر آتا ہے۔ لیکن چونکہ خلیفہ بنانا خالص خدا کا کام ہے۔ اس لئے باوجود اپنی طرف سے بارہا ایسی کوششیں عمل میں لانے کے احیاء خلافت کے سلسلہ میں ناکام رہی ہے اس کے برعکس خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نظام جماعت کو پختہ بنایا اور ایک خاص تنظیم کے تحت ساری دُنیا میں خدمت و اشاعت اسلام کا شاندار کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اسی طرح حضورؓ کے ۵۱ سالہ دورِ خلافت میں جماعت کو بڑی بڑی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر ان سب مواقع پر حضورؓ کی غیر معمولی اولوالعزمی اور بروقت دانشمندانہ قیادت کی برکت سے جماعت کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف اُٹھتا چلا گیا۔ درحقیقت یہ حضورؓ ہی کا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ اور آج بڑے فخر سے کہا جا سکتا ہے کہ جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

پس اے رخصت ہونے والے نفسِ مطمئنہ جا کہ تیرے اوصافِ حمیدہ اور احساناتِ جلیلہ کا احصار ممکن نہیں۔ تو جا!! اور اپنے مولیٰ کی جناب سے اُس کی رضا اور خوشنودی کے رنگ میں اپنے تابناک کارہائے نمایاں کا انعام وصول کر اور اُس کی آغوشِ رحمت میں اپنے بلند مقام میں جگہ لے!! اور دُنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانے کے باوجود تیرے کارنامے تجھے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھیں گے۔ اور تیری یاد دلوں کو ہمیشہ ہی تڑپاتی رہے گی۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ ماواہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر

تعزیتی تاریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اندوہناک وفات پر اندرون ملک اور بیرونی ممالک سے جو تعزیتی تاریں اب تک قادیان میں موصول ہوئی ہیں ان کی پہلی قسط ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

۱۔ مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ
۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم سکندر آباد
۳۔ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب خانی پونچھ
۴۔ مکرم بابو محمد یوسف صاحب جموں
۵۔ ،، نواب عبدالرحیم خان صاحب مالیرکوٹلہ
۶۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ شیموگہ
۷۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ
۸۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب شیموگہ
۹۔ مسعود احمد صاحب ہاشمی کویت
۱۰۔ امام مسجد لنڈن
۱۱۔ مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب بشیر ماریشس
۱۲۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ
۱۳۔ ،، سیٹھ نثار احمد صاحب یادگیر
۱۴۔ مکرم محمد افضل صاحب ابن خیرالدین صاحب جموں
۱۵۔ ،، سیٹھ محمد حسین صاحب کلکتہ
۱۶۔ ،، محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ
۱۷۔ ،، محمد احمد صاحب سوکیہ سیکرٹری مال کاپنولہ
۱۸۔ ،، سید نور عالم صاحب کلکتہ
۱۹۔ ،، مبارک احمد صاحب حیدر آباد دکن
۲۰۔ ،، غلام احمد صاحب چھنوں میاں حیدر آباد دکن
۲۱۔ ،، محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدر آباد دکن
۲۲۔ ،، مولوی ابوالوفا صاحب کالی کٹ
۲۳۔ ،، ڈاکٹر محمد یونس صاحب بنگلور
۲۴۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوبر [illegible]
۲۵۔ ،، مولانا محمد سلیم صاحب فاضل خاندان کلکتہ
۲۶۔ ،، سید اختر احمد صاحب پٹنہ
۲۷۔ ،، مولوی محمد عمر صاحب حیدر آباد دکن
۲۸۔ ،، مرزا اظہر بیگ صاحب کشن گنج
۲۹۔ ،، سراج الحق صاحب حیدر آباد دکن
۳۰۔ ،، امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن،
۳۱۔ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ یادگیر
۳۲۔ مکرم ادریس صمد صاحب یادگیر
۳۳۔ ،، امیر صاحب جماعت احمدیہ ،،
۳۴۔ ،، رحمت اللہ خان صاحب دہلی
۳۵۔ ،، مولوی بشیر احمد صاحب ،،
۳۶۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ حیدر آباد دکن
۳۷۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کلکتہ
۳۸۔ ،، سیٹھ رشید احمد صاحب حیدر آباد دکن
۳۹۔ ،، قریشی عطاء الرحمٰن صاحب حیدر آباد دکن
۴۰۔ ،، اعجاز سیٹھ صاحب حیدر آباد ،،
۴۱۔ ،، آئی حامد صاحب کنانور
۴۲۔ ،، خواجہ بشیر احمد صاحب رنگون
۴۳۔ ،، عبدالقادر صاحب کولمبو سیلون
۴۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب و محمد سلیم صاحب یادگیر
۴۵۔ مکرم سید غوث صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد دکن۔

بقیہ نتیجہ امتحان کتب سلسلہ

زیر اہتمام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

امتحان کتب سلسلہ کا نتیجہ گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے حسب ذیل کامیاب امیدواروں کے اسماء سہواً رہ گئے تھے ان دوستوں کا نتیجہ بتفصیل ذیل ہے:

۱۔ رفیق احمد شاد متعلم مدرسہ احمدیہ — II ڈویژن
۲۔ سلطان احمد ،، ،، ،، — II ،،
۳۔ لطیف احمد ولد عبدالکریم صاحب ،، — III ،،
۴۔ نصیر احمد خادم ،، — II ،،
۵۔ حمید الدین ،، — II ،،
۶۔ جاوید اقبال ،، — II ،،